مدیر کے نام

عبدالمجید ساجد ' لاہور

"مراکش میں خواتین کا بے مثال مظاہرہ" (مئی ۲۰۰۰ء) عبدالغفار عزیز صاحب کی عمدہ کاوش ہے۔ دنیا بھر میں منعقد ہونے والے ایسے پروگرامات پاکستانی پریس کی نظروں سے "اوجھل" ہی رہتے ہیں۔ صرف ایک ہفتے کے نوٹس پر لاکھوں باحجاب خواتین کا مظاہرہ یقیناً کسی بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ تاہم اسلام آباد میں "شرکت گاہ" کے نام سے خواتین کی غیر سرکاری تنظیم کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر بھی گرفت کرنے کی ضرورت ہے۔

ریحانہ کوثر ' قصور

"اشارات" بہت جان دار اور حالات حاضرہ کے تحت کافی محنت سے لکھی جانے والی تحریر ہوتی ہے۔ البتہ بعض اوقات طوالت کے باعث مکمل تحریر کا مطالعہ نہیں ہو پاتا۔ "کلام نبویؐ کی کرنیں" کے تحت اگر تمام احادیث ایک ہی موضوع پر ہوں تو قاری سیرحاصل مطالعے کے بعد ایک پختہ سوچ لے کر اٹھے اور عمل کے لیے بھی آسانی ہو گی۔

"دعوت عام کی بنیادیں" (مئی ۲۰۰۰ء) میں خرم مراد صاحب نے دعوت عام کے حوالے سے اہم پہلوؤں کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ قاری لاشعوری طور پر اپنے آپ کو خود احتسابی کرتے ہوئے پاتا ہے۔ "اتاترک" کے متعلق مولانا مودودیؒ کی تحریر آج کا burning issue ہے۔ عنایت اللہ اسماعیل نے "اباحی معاشرے کے لیے عالمی کوششیں" سامنے لا کر فکر انگیز آگہی دی ہے۔ "اخبار امت" کے مضامین اہمیت کے حامل ہوتے ہیں البتہ مختصر ہوتے ہیں۔ "رسائل و مسائل" میں مال حرام کا مصرف (مئی ۲۰۰۰ء) کے تحت اگر احادیث کے حوالے بھی دیے جاتے تو جواب زیادہ مدلل ہوتا۔ "کتاب نما" سے کتب کے مختصر تعارف کے ساتھ ساتھ ذاتی لائبریری کو وسعت دینے اور معیاری کتب کے مطالعے کا رجحان بڑھتا ہے۔

مجموعی طور پر ترجمان القرآن علم و فکر' تزکیہ و تربیت' عصر حاضر کے اہم مسائل اور اسلامی تحریک کے لیے اہم رہنمائی کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسے عام پڑھے لکھے فرد تک پہنچانے کے لیے جہاں عام فہم بنانے کی ضرورت ہے' وہاں ہر فرد سے متعارف کرانے کی بھرپور کوشش بھی ہونی چاہیے۔ اس کام میں ہر فرد کو اپنا حصہ ادا کرنا چاہیے۔ یہ شہادت حق اور فریضہ اقامت دین کا بھی تقاضا ہے۔

محمد الیاس انصاری ' لاہور

افریقی مسلم ممالک کے بارے میں ہمارے ہاں عموماً خبروں اور تجزیوں کے ضمن میں قحط کی سی کیفیت رہتی ہے۔ جناب شہزاد چشتی کا مضمون "نائیجیریا میں عیسائی مسلم فسادات" (مئی ۲۰۰۰ء) نہایت معلوماتی ہے۔ ۱۹۹۸ء میں برطانیہ میں نائیجیریا سے آئے ہوئے ایک ڈاکٹر صالح صاحب اور ان کی اہلیہ سے نائیجیریا کے حالات پر تفصیلی گفتگو ہوئی تھی جو کم و بیش انھی حالات کے مطابق تھی۔

"اطلاعاتی عہد" کے اس زمانے میں قرآن، حدیث اور اسلامی تاریخ پر بننے والی سی ڈی اور ان کی افادیت پر کسی مضمون کی ازحد ضرورت ہے تاکہ دینی مدارس کے طلبہ اور عام قارئین کو معلومات حاصل ہو سکیں۔ اس بارے میں کوئی تفصیلی مضمون آیندہ کسی اشاعت میں ضرور شائع کیا جانا چاہیے۔

عبدالحمید ڈار، لاہور

پروفیسر عبدالحمید صدیقی مرحوم کے متعلق مضمون (اپریل ۲۰۰۰ء) میں ذکر کیا گیا ہے کہ انھوں نے جماعت اسلامی سے وابستگی کو ترجیح دیتے ہوئے سرکاری ملازمت ترک کر دی۔ انھوں نے سرکاری ملازمت سے نہیں، بلکہ انجمن حمایت اسلام کے معروف تعلیمی ادارے اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور کی ملازمت سے استعفا دیا تھا۔

عطاء المنعم، سرگودھا

ترجمان القرآن کا باقاعدہ قاری ہوں۔ اس میں فہم قرآن و حدیث کا اس کی روح تک سہل طریقے سے روشناس کرایا جانا مفید سلسلہ ہے۔ اسلام کے پیغام کو اعتدال سے پیش کرنا، انتہا پسندی اور فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی کرنا ترجمان کی انفرادیت ہے جو اسے دوسروں سے ممیز کرتی ہے۔ کبھی کبھی علمی اور تحقیقی مضامین و مقالے بھی پڑھنے کو ملتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تحریک و دعوت اسلامی میں فرد کے احساس ذمہ داری اور اخبار امت جیسے اہم امور کا امتزاج بھی مفید ہے۔ بلاشبہ مجموعی طور پر ترجمان القرآن ایک اہم علمی اور دعوتی ضرورت پوری کر رہا ہے۔

ڈاکٹر ایس اے باری، ٹانڈہ، بھارت

گذشتہ ہفتہ ادارۂ ادب اسلامی ہند کی آل مہاراشٹر کانفرنس کے سلسلے میں اورنگ آباد جانا ہوا۔ اورنگ آباد کے مومن پورہ محلہ کی آشی گلی میں مولانا مودودیؒ کے اس مکان پر حاضری دی جس میں وہ ۱۹۰۳ء میں تولد ہوئے تھے اور جس میں ابتدائی ۱۰، ۱۱ سال بسر کیے تھے۔ آدھا مکان گر چکا ہے۔ آدھی دو منزلہ لکھوری اینٹوں کی بنی ہوئی خستہ حال عمارت، شکستہ حال دروازے، جنگلے، غسل خانہ، باورچی خانہ، ایک ایک چیز کو ہم لوگوں نے عجب کیفیات کے ساتھ دیکھا کہ بچپن میں مولانا نے یہاں قرآن پڑھا ہو گا، یہاں کھانا کھایا ہو گا، یہاں سوتے ہوں گے، یہاں کھیلتے ہوں گے اور پھر وہ مسجد جو گھر کے سامنے ہے جس میں انھوں نے سات آٹھ سال کی عمر میں پہلی بار اذان دی تو پورے محلے میں شور ہوا کہ یہ کون اتنی اچھی اذان دے رہا ہے۔ بقول ابوالخیر مودودی، ابوالاعلیٰ کو بچپن میں اذان دینے کا بے حد اشتیاق تھا۔ ہم لوگوں نے مولانا کے قدیم گھر کے قریب وہاں کے مشہور خربوزے خرید کر کھائے۔ تصور کیا کہ مولانا بھی اس کے شوقین رہے ہوں گے۔ میٹھی چیزوں کا اشتیاق مولانا کو اس قدر تھا کہ آخری عمر میں امین الحسن رضوی صاحب سے دہلی بلی ماران کی گاجر کی تری (حلوہ) منگوایا تھا۔ اللہ اللہ! ماضی کے کتنے اوراق الٹتے گئے۔ کہاں تک چند گھنٹوں کی روداد لکھوں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس مکان کو تحریک نے خرید لیا ہے کہ اس میں کوئی یادگار قائم کی جائے گی۔ یہ اطلاع بھی آپ کو ہوگی کہ دارالاسلام پٹھانکوٹ (سرنا اسٹیشن کے قریب) جو پنجاب وقف بورڈ کے قبضے میں ہے، جماعت کے افراد نے کرائے پر حاصل کر لیا ہے۔ خدا کرے وہ بھی آباد ہو سکے۔

آپ ترجمان القرآن کو جس ظاہری و باطنی تزئین و آرایش کے ساتھ فکر و خیال کا مرقع بنا کر پیش کر رہے ہیں اس پر مبارک باد قبول فرمائیں!

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)